بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم۔ اتوار

فون نمبر ۲۹

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۱۱ جمادی الاول ۱۳۸۹ھ - ۲۷ وفا ۱۳۴۸ھش - ۲۷ جولائی ۱۹۶۹ء | نمبر ۱۷۳

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۲۶ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۵ وفا کو مری سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ۔ احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں ۔

● ربوہ ۲۶ وفا۔ محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب کی طبیعت گزشتہ رات دانت میں تکلیف کے باعث بہت ناساز رہی جس کی وجہ سے نیند نہیں آئی۔ آج صبح بھی دانت میں تکلیف کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے نیز کمزوری بھی چل رہی ہے۔

احبابِ جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین ۔

● ربوہ ۲۶ وفا۔ کل یہاں نمازِ جمعہ امیرِ مقامی محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے پڑھائی۔ خطبۂ جمعہ میں آپ نے قرآنی پیشگوئیوں کے بموجب اس زمانہ میں آسمان کی کھال اُتاری جانے اور انسان کے چاند پر پہنچنے کا ذکر کرتے ہوئے آیاتِ قرآنی کی روشنی میں بتایا کہ اللہ تعالےٰ نے انسان کو عظیم الشان طاقتیں عطا فرمائی ہیں اور مادی اور روحانی ترقی کے راستے اس پر کھولے ہیں جس طرح مادی علوم میں ترقی کر کے وہ چاند اور ستاروں تک پہنچ سکتا ہے اور فی زمانہ پہنچ بھی گیا ہے اسی طرح روحانی طور پر ترقی کر کے وہ براہِ راست خدا تعالےٰ سے تعلق قائم کر سکتا ہے اور اس کے مقربین میں داخل ہو سکتا ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہے کہ اسنے مادی ترقی کے دروازے تو کھلے رکھے ہوں اور روحانی ترقی کے دروازے بند کر دئے ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اِس زمانہ میں روحانی

(باقی دیکھیں صٖ پر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حقائقِ قرآنی نہیں کھُلتے جب تک انسان ابدال کے زُمرہ میں داخل نہ ہو

ابدال وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے قلب گناہ کی تاریکی اور زنگ سے صاف ہو جاتے ہیں

"دیکھو جس جس قدر انسان تبدیلی کرتا جاتا ہے اُسی قدر وہ ابدال کے زُمرہ میں داخل ہوتا جاتا ہے۔ حقائقِ قرآنی نہیں کھُلتے جب تک ابدال کے زمرہ میں داخل نہ ہو۔ لوگوں نے ابدال کے معنے سمجھنے میں غلطی کھائی ہے اور اپنے طور پر کچھ کا کچھ سمجھ لیا ہے اصل یہ ہے کہ ابدال وہ لوگ ہوتے ہیں جو اپنے اندر پاک تبدیلی کرتے ہیں۔ اور اس تبدیلی کی وجہ سے اُن کے قلب گناہ کی تاریکی اور زنگ سے صاف ہو جاتے ہیں شیطان کی حکومت کا استیصال ہو کر اللہ تعالیٰ کا عرش ان کے دِل پر ہوتا ہے پھر وہ رُوح القدس سے قوت پاتے اور خدا تعالیٰ سے فیض پاتے ہیں۔ تم لوگوں کو مَیں بشارت دیتا ہوا کہ تم میں سے جو اپنے اندر تبدیلی کرے گا وہ ابدال ہے۔ انسان اگر خُدا کی طرف قدم اُٹھائے تو اللہ تعالیٰ کا فضل دوڑ کر اُس کی دستگیری کرتا ہے یہ سچی بات ہے۔ اور مَیں تمہیں بتاتا ہوں کہ چالاکی سے علوم القرآن نہیں آتے۔ دماغی قوت اور ذہنی ترقی قرآنی علوم کو جذب کرنے کا اکیلا باعث نہیں ہو سکتا اصل ذریعہ تقویٰ ہی ہے متّقی کا معلّم خدا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نبیوں پر اُمّیت غالب ہوتی ہے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اِسی لئے اُمّی بھیجا گیا۔ اور باوجودیکہ آپؐ نے نہ کسی مکتب میں تعلیم پائی اور نہ کسی کو اُستاد بنایا پھر آپؐ نے وہ معارف اور حقائق بیان کئے جنہوں نے دُنیوی علوم کے ماہروں کو دنگ اور حیران کر دیا۔ قرآنِ شریف جیسی پاک، کامل کتاب آپؐ کے لبوں پر جاری ہوئی جس کی فصاحت و بلاغت نے سارے عرب کو خاموش کرا دیا۔ وہ کیا بات تھی جس کے سبب سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم علوم میں سب سے بڑھ گئے۔ وہ تقویٰ ہی تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مطہر زندگی کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ قرآنِ شریف جیسی کتاب وہ لائے جس کے علوم نے دُنیا کو حیران کر دیا ہے۔ آپؐ کا اُمّی ہونا ایک نمونہ اور دلیل ہے اِس امر کی کہ قرآنی علوم یا آسمانی علوم کے لئے تقویٰ مطلوب ہے نہ دُنیوی چالاکیاں ۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۲۷، ۴۲۸)

فضلِ عمر درس القرآن کلاس

امراء کرام اور صدر صاحبان سے اہم درخواست

اِس سال مورخہ ۲ ظہور (اگست) سے فضلِ عمر درس القرآن کلاس شروع ہو رہی ہے۔ یہ کلاس سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منظور فرمودہ پروگرام کے مطابق جماعتی انتظام کے ماتحت منعقد ہوتی ہے۔ اس میں جملہ جماعتوں کے نمائندوں کی شمولیت ازبس ضروری ہے۔ ان نمائندوں کے قیام و طعام کا انتظام صدر انجمن احمدیہ کے ذمّہ ہوتا ہے۔ محترم امراء کرام اور صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ بہت جلد اپنے اپنے علاقہ اور اپنی اپنی جماعتوں کے ناموں سے مطلع فرما دیں۔ اس اطلاع کی رپورٹ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی خدمت میں پیش ہوتی رہے گی۔

انفرادی طور پر شامل ہونے کے خواہشمند احباب اپنے کوائف لکھ کر نظارت سے اجازت حاصل کر لیں ۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۷ وفا ۱۳۴۸ھش

اِسلام کا اقتصادی نظام

(۲)

یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام کو بعض لوگ نظریاتی چیز کے طور پر پیش کرتے ہیں بیشک اسلامی اعمال کا ایک عظیم الشان مقصد ہے اور جو مقصد بہشت کی صورت میں متمثّل ہوتا ہے لیکن اسلام کوئی قیاسی اور شیخ چلّی کے وہموں کا سا کوئی وہم نہیں ہے۔ اسلام کا نظریہ اگر ہم اس کو نظریہ کہہ سکتے ہیں جو ہمارے خیال میں صحیح نہیں ہے۔ کوئی ایسا نظریہ نہیں ہے جس میں غیر ممکن باتوں کو سامنے رکھ کر کوئی کام کیا جائے۔ مثلاً جس طرح اشتراکی یا فاشی یا سرمایہ داری کے نظریات ہیں۔ بلکہ اسلامی نظام کے پیشِ نظر انسان کی ایسی تربیت ہے جو اس کو معاشرہ کا نہایت کارآمد مہربان ہردلعزیز مرنجاں مرنج فرد بنا دے۔ ایک جیتا جاگتا فرد جو اپنی خداداد عقل اور دوسرے قویٰ کو ان کی پوری وسعت تک استعمال کرتا ہے اور زیادہ سے زیادہ دولت اور سامانِ معیشت مہیّا کرتا ہے۔ مگر ایسا کرنے میں وہ کسی دوسرے کے حقوق پر چھاپہ نہیں مارتا اور نہ مکر و فریب کے ذرائع استعمال کرتا نہ چوری۔ ڈاکہ وغیرہ کا مرتکب ہوتا ہے بلکہ صرف محنت کرتا ہے۔ عقل خرچ کرتا ہے حلال کمائی کرتا ہے۔ اب ایسا کرنا ہر ایک انسان کے امکان میں ہے۔ ایسی کمائی خواہ کتنی ہی کیوں نہ بڑھ جائے مگر جو اللہ تعالیٰ کی مقررہ حدود کے اندر رہ کر کی جائے اسلام اس میں کوئی روک نہیں ڈالتا پھر اسلام اخلاقی حدود کے اندر رہ کر انسان کو اپنی کمائی سے ذاتی استفادہ کا بھی پُورا پورا حق دیتا ہے لیکن یہ حق اس کی زندگی کی جائز ضروریات تک ہے۔ باقی دولت جو اس کی ضروریات سے فاضل ہوتی ہے وہ غرباء اور مساکین کا حق ہے۔ وہ اس کی ربوبیت۔ رحمانیت اور رحیمیّت کی ظلی صفات کا منشاء پورا کرنے کے لئے ہے۔ یہ اس لئے کہ اللہ تعالےٰ ہی نے اس کو بہتر عقل اور بہتر قویٰ عطا کئے ہیں۔ جو زائد کمائی اس نے کی ہے وہ اسی لئے کی ہے کہ وہ اپنی زائد قوت کو ضائع نہ کرے بلکہ ان لوگوں کی کمی پُوری کرے جن کو ایسے قویٰ نہیں ملے اور جو اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کافی دولت نہیں کما سکتے تاکہ یہ رنگا رنگ دُنیا اپنی منزل کی طرف بلا رکاوٹ جنّتی ماحول میں چلتی چلی جائے۔ جنگ و جدل لُوٹ کھسوٹ اور چوری ڈاکہ سے پاک ہو جائے۔

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد
کسے را با کسے کارے نباشد

"اسلام کا اقتصادی نظام یہ نہیں کہتا کہ ضروریاتِ زندگی کے لئے کم سے کم جن چیزوں کی ضرورت ہے وہ ہمیں مہیّا ہونی چاہئیں۔ اسلام کا اقتصادی نظام یہ کہتا ہے کہ ہر فرد کی قوّتوں اور استعدادوں کی نشوونما اور کمال تک پہنچنے کے لئے زیادہ سے زیادہ جس چیز کی ضرورت ہے وہ اسے میسّر ہونی چاہیئے۔ سرمایہ دارانہ اور اشتراکیت والے نظام کے اندر اس چیز کا عام طور پر خیال نہیں رکھا گیا۔ لیکن اسلام یہ کہتا ہے کہ ان قوّتوں اور استعدادوں کی حفاظت کرنے اور انحطاط سے بچانے کے سامان بھی ہم نے پیدا کئے ہیں اس لئے ہر وہ چیز جو اس ارتقاء کے راستے میں روک ہے، اس نشوونما کے راستے میں روک بنتی ہے اُسے دُور کرنے کا انتظام بھی اسلام کے پیشکردہ اقتصادی نظام میں موجود ہے۔ مثلاً بعض دفعہ بیماری روک بن جاتی ہے۔ اگرچہ آدمی سُنّت اللہ کو نظرانداز کرتے ہوئے یا غفلت کی وجہ سے یا بعض دفعہ جان بُوجھ کر خدا کے قانون کو توڑتے ہوئے وہ خود بیمار ہوتا ہے اس کے باوجود اس غافل انسان کی صحت کی ذمّہ داری اسلام کے اقتصادی نظام نے اپنے ذمّہ لی ہے صرف کپڑا اور روٹی اور مکان اور یہ دوائیاں وغیرہ جو ہیں ان کو ہی ضرورت نہیں سمجھا گیا بلکہ ہر وہ چیز جس کی انسانی قوّتوں اور استعدادوں کی حفاظت اور نشوونما اور ان کو کمال تک پہنچانے کے لئے ضرورت ہے اسلام کہتا ہے کہ وہ چیز مہیّا ہونی چاہیئے۔"

(خطبہ جمعہ شائع شدہ الفضل ۲۳/۷/۶۹ صہ۳)

اگر امراء اور دولت مند اس حقیقت کو سمجھ جائیں اور اسلام کے اس اصول کو اپنا لیں کہ ان کی کمائی میں یتامیٰ۔ مساکین۔ مسافروں۔ اپاہجوں کے بھی حقوق ہیں تو آج ہی طبقاتی اور بین الاقوامی جنگیں ختم ہو جائیں۔

یہ امر باعثِ اطمینان ہے کہ سرمایہ داری اور اشتراکیت بھی اب اپنی خامیوں کو محسوس کرنے لگی ہیں اور وہ اسلامی منزلِ مقصود کی طرف بڑھ رہی ہیں لیکن چونکہ وہ الحاد کی وجہ سے اندھی ہو چکی ہوئی ہیں وہ تجربہ کی لاٹھی کے بغیر آگے نہیں بڑھ سکتیں اس لئے ٹھوکریں کھا رہی ہیں اور دنیا میں فتنہ و فساد کا باعث بن رہی ہیں۔ اس سے بھی ظاہر ہے کہ اسلامی اقتصادی نظام کوئی خیالی بہشت نہیں ہے بلکہ قابلِ عمل ہے۔ چنانچہ سچی بات یہ ہے کہ یہ الحادی اقوام عملاً اس مقام کے قریب تر ہیں جس مقام پر اللہ تعالےٰ انسان کو پہنچانا چاہتا ہے۔ اور وہ دن دُور نہیں ہے کہ اسلام کا سُورج اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ مشرق کی بجائے مغرب سے طلوع کرے اور ہماری آنکھوں کو اس کی شعاعیں خیرہ کر دیں۔

بہ یادِ خُلقِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم

دِل ہے میرا اُس خُلقِ مجسّم کا فدائی
جس خُلق پہ صدیوں سے کوئی آنچ نہ آئی
وہ رحمتِ کُل جس کے فضائل نہ جہاں ہیں
انسان کے اوصاف کی توقیر بڑھائی
ہر فرض کی تکمیل میں خود ہاتھ بٹایا
ہر کام میں حکمت کی نئی راہ دکھائی
تنظیمِ حکومت ہو کہ ترتیبِ تمدّن
تعمیر ہو مسجد کی کہ خندق کی کھُدائی
وہ مٹ نہ سکا آپ نے جو نقش بٹھایا
وہ بُجھ نہ سکی۔ آپ نے جو شمع جلائی
اخلاق کا مرکز اِسی عالم کو بنایا
ایمان کی جنّت اِسی دُنیا میں بسائی
محبوب! ترے دَر پہ ہُوں مُجھ کو نہیں معلوم
کیا چیز شہنشاہی ہے کیا چیز گدائی

(عبدالسلام اختر ایم۔ اے)

چاند کی تسخیر قرآنی نظریات کی شاندار فتح ہے

پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر ایک زندہ برہان

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے ؎ کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا ؎ نور ہے نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے

مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد

(۲)

دوسرے اجرام فلکی میں آبادیاں

اگرچہ ماہ نوردوں کو چاند پر کوئی آبادی نظر نہیں آئی۔ مگر چاند کی گیلی مٹی سے ان کا اندازہ ہے کہ زندگی کے آثار ممکن ہیں۔ قرآن مجید نے اللہ تعالیٰ کو رب العلمین قرار دے کر اس پر اشارہ فرمایا ہے کہ

"اگر ثابت ہو کر اجرام فلکی میں آبادیاں ہیں تب بھی وہ آبادیاں اس کلمہ کے نیچے آئیں گی"

(کشتی نوح صفحہ ۳۸ حاشیہ)

انگلستان کے مشہور ہیئت دان اور سیاح پروفیسر کلیمنٹ ریگ ۱۲؍ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور آئے اور علاوہ اور بہت سے سوالات کے یہ سوال بھی کیا کہ خدا تعالیٰ کی قدرت اور انعامات کو اس زمین تک کیوں محدود کیا جاتا ہے؟ حضور نے اس جواب میں فرمایا:

"ہمارا یہ عقیدہ نہیں ہے ہم یہ نہیں کہتے کہ اس آسمان اور زمین کے سوا اور کوئی سلسلہ ہی نہیں بلکہ ہمارا خدا کہتا ہے کہ وہ رب العلمین ہے یعنی کل جہانوں کا رب ہے اور کہ جہاں جہاں کوئی آبادی ہے۔ وہاں وہاں ہی اس نے رسول بھیجے ہیں۔ عدم علم سے عدم شے لازم نہیں آتی جس خدا نے اس ایک چھوٹی سی زمین کے واسطے اتنا وسیع سامان پیدا کیا اس نے کیوں باقی تمام آبادیوں کے واسطے نہ پیدا کئے ہوں گے وہ سب کا یکساں رب ہے اور سب کی ضرورتوں سے واقف"

(الحکم ۲؍ جون ۱۹۰۸ء بحوالہ ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد دہم صفحہ ۳۵۶)

کیا سائنسدان کائنات کے سب راز دریافت کر سکتے ہیں؟

اب سوال یہ رہ جاتا ہے کہ سائنسدان تسخیر کائنات کی مہم میں راز کائنات کی دریافت میں کہاں تک کامیاب ہو سکیں گے۔ سو اس کا جواب بھی قرآن مجید میں باسانی مل سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سورہ کہف کے اسی آخری رکوع میں مغربی اقوام کی حیرت انگیز ایجادات کی طرف اشارہ کرنے کے بعد فرماتا ہے۔

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ
مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ
لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ
تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ
وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا

ترجمہ: انہیں کہہ کہ اگر (ہر ایک) سمندر میرے رب کی باتوں (کے لکھنے کے لئے) روشنائی بن جاتا تو میرے رب کی باتوں کے ختم ہونے سے پہلے (ہر ایک) سمندر (کا پانی) ختم ہو جاتا گو (اسے) زیادہ کرنے کے لئے ہم اتنا (ہی) اور (پانی سمندر میں) ڈالتے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تفسیر کبیر جلد دوم میں اس آیت کی نہایت ایمان افروز تفسیر کی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

"یعنی وہ لوگ دعوے کرتے ہیں کہ ہم نے یہ یہ ایجادات کی ہیں اور اتنے علوم دریافت کئے ہیں اور کائنات کا راز دریافت کرنے کے قریب ہیں فرماتا ہے۔ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم تو ان سے کہہ دے (یعنی اس زمانہ کے محمد رسول اللہ صلعم کے اتباع ان سے یوں کہہ دیں) کہ تمہارا رازِ کائنات کو دریافت کرنا ہمیشہ روزِ اول ہی رہے گا۔ اور باوجود اس قدر کوششوں کے تم کولہو کے بیل کی طرح وہیں کے وہیں کھڑے رہو گے اور وہ قوتیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات میں پیدا کی ہیں ان میں سے اس قدر بھی دریافت نہ کر سکو گے کہ جس قدر سمندر کے مقابل پر قطرہ کی حیثیت ہوتی ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ ۱۰۰ سن اشاعت دسمبر ۱۹۴۰ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان سے بھی واضح الفاظ میں یہ تصریح فرمائی ہے کہ:

"یاد رکھو کہ انسان کی یہ ہرگز طاقت نہیں ہے کہ ان تمام دقیق در دقیق خدا کے کاموں کو دریافت کر سکے۔ بلکہ خدا کے کام عقل اور فہم اور قیاس سے برتر ہیں۔ اور انسان کو صرف اپنے اس قدر علم پر مغرور نہیں ہونا چاہیئے کہ ان کو کسی حد تک سلسلہ علل و معلولات کا معلوم ہو گیا ہے۔ کیونکہ انسان کا وہ علم نہایت ہی محدود ہے۔ جیسا کہ سمندر کے ایک قطرہ میں سے کروڑم حصہ قطرہ کا۔ اور حق بات یہ ہے کہ جیسا کہ خدا تعالیٰ خود ناپیدا کنار ہے۔ ایسا ہی اس کے کام بھی ناپیدا کنار ہیں۔ اور اس کے ہر ایک کام کی اصلیت تک پہنچنا انسانی طاقت سے برتر اور بلند تر ہے۔۔۔ یہ ایک فیصلہ شدہ بات ہے کہ اگر علم سائنس یعنی طبعی خدا تعالیٰ کے تمام عمیق کاموں پر احاطہ کر لے تو پھر وہ خدا ہی نہیں جس قدر انسان اس کی باریک حکمتوں پر اطلاع پاتا ہے۔ وہ انسانی علم اس قدر بھی نہیں کہ جیسے ایک سوئی کو سمندر میں ڈبویا جائے۔ اور اس میں کچھ سمندر کی پانی کی تری باقی رہ جائے اور یہ بحث کہ اس کی تمام باریک قدرتوں پر اطلاع پانے کے لئے ہمارے لئے راہ گشادہ ہے۔ اس سے زیادہ کوئی حماقت نہیں۔ باوجودیکہ ہزارہا قرن اس دنیا پر گزر چکے ہیں۔ پھر بھی انسان نے صرف اس قدر خدا کی حکمتوں پر اطلاع پائی ہے جیسا کہ ایک عالمگیر بارش میں سے صرف اس قدر تری جو ایک بال کی نوک کو بمشکل تر کر سکے۔ پس اس جگہ اپنی حکمت اور دانائی کا دم مارنا جھوٹی شیخی اور حماقت ہے۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۲۶۹ تا صفحہ ۲۷۰ طبع اول مئی ۱۹۰۸ء)

کیا عجب تو نے ہر اک ذرہ میں رکھے ہیں خواص
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا
تیری قدرت کا کوئی بھی انتہا پاتا نہیں
کس سے کھل سکتا ہے پیچ اس عقدۂ دشوار کا

خلاصہ مضمون

خلاصہ یہ کہ چودہ صدیاں پیشتر جبکہ سائنسی علوم نہایت ابتدائی دور میں سے گزر رہے تھے۔ اور نظام شمسی و قمری کی نسبت تو عملی تحقیقات کا ابھی آغاز بھی نہ ہوا تھا قرآن مجید نے نظام ارضی کے وسعت پذیر ہو جانے کی زبردست پیشگوئی، تسخیر کائنات کی جدوجہد میں اختراع ہونے والی ایجادوں کا

اس ماہ کے چندہ جات از راہ کرم اسی ماہ میں ادا فرماویں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

تذکرہ کیا، دوسرے اجرام سے مواصلاتی نظام کے قیام کا حیرت انگیز نظریہ پیش کیا۔ اس حقیقت پر روشنی ڈالی کہ چاند میں ذاتی روشنی نہیں، اجرام فلکی میں حرکت کی نوعیت سے پردہ اٹھایا، خلائی سفر اور راکٹ کی آخری حدود کا تعین کیا اور دوسرے اجرام فلکی میں زندگی کے آثار اور آبادی وغیرہ کا انکشاف کی۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ قبل از وقت یہ خبر دے دی۔ سائنسدان تسخیر کائنات کی جدوجہد میں خواہ کس مرحلہ پر پہنچ جائیں وہ رازِ کائنات میں سے اتنا بھی دریافت نہیں کر سکتے۔ جتنا کہ بحر اعظم کے مقابل ایک قطرہ۔

قرآن مجید کی ان بیان فرمودہ تفصیلات پر غور کرنے کے بعد یہ نتیجہ نکالنا چنداں مشکل نہیں کہ چاند کی تسخیر یقیناً اسلامی نظریات کی شاندار فتح۔ اور پیغمبر خدا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر زندہ برہان ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ
عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

مجلس طلبائے قدیم
تعلیم الاسلام کالج ربوہ

تعلیم الاسلام کالج کے تمام طلبائے قدیم کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس طلبائے قدیم تعلیم الاسلام کالج کا باقاعدہ قیام عمل میں آ چکا ہے۔ اس کی تنظیم کا کام فی الحال ڈاکٹر نصیر احمد پرواذی لیکچرار تعلیم الاسلام کالج کے سپرد کیا گیا ہے۔ میں تمام سابقہ طلباء سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اس سلسلہ میں ان سے رابطہ قائم کریں۔

نیز میں ان والدین سے بھی ملتمس ہوں کہ جن کے بچے اس ادارہ کے فارغ التحصیل ہیں کہ وہ اپنے بچوں کے موجودہ کوائف اور پتوں سے ہمیں اطلاع دیں۔ تاکہ ہم ان سے رابطہ قائم کر سکیں۔ (پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

○ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپے کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے۔ وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے"۔

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

مجلس انصار اللہ لائل پور کے تربیتی اجتماع کی مختصر رُوداد

مورخہ ۱۱ وفا / جولائی کو مارشل لا اتھارٹی کی اجازت سے مسجد فضل لائل پور میں مجلس انصار اللہ لائل پور کا ایک تربیتی اجتماع زیر صدارت محترم مولانا ابوالعطاء صاحب قائمقام صدر انصار اللہ مرکزیہ منعقد ہوا جس میں مرکز کے چھ قائدین نے تشریف لا کر شرکت کی۔

اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو محترم حافظ قدرت اللہ صاحب سابق مبلغ ہالینڈ نے کی۔ بعدہ مجلس کا عہد مکرم شیخ مبارک احمد صاحب قائد تربیت نے دہرایا۔ جس میں سب حاضرین نے شرکت کی۔ اس کے بعد مکرم محمد احمد صاحب انور (نائب قائد ذہانت و صحت جسمانی) نے درثمین سے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔

اس کے بعد خاکسار (افتخار علی قریشی) زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ لائل پور نے "تربیت نفوس و اولاد کی طرف توجہ دی جائے" کے موضوع پر اجلاس سے خطاب کی۔

اس کے بعد محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب قائد وقف جدید نے "اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے متعلق اللہ تعالیٰ کے وعدے" کے موضوع پر نصف گھنٹہ تقریر فرمائی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور بشارات سے حاضرین کو آگاہ کیا۔ اور قرآن مجید اور احادیث سے ثابت کیا کہ یہ وعدے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت سے وابستہ ہیں۔ نیز آپ نے ان ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ جو اس سلسلہ میں جماعت پر عائد ہوتی ہیں۔

اس کے بعد محترم شیخ مبارک احمد صاحب قائد تربیت نے "بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کے اخلاص اور قربانی کے نمونے اور ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر نصف گھنٹہ تقریر فرمائی۔ آپ نے مشرقی افریقہ کے بعض ایمان افروز واقعات سنائے اور ان قربانیوں کا نمونہ پیش فرمایا جو ہمارے بھائی اسلام کی ترقی کے لئے کر رہے ہیں۔ اس کے بعد محمد احمد صاحب انور نے نظم پڑھی۔

بعدہ محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد قائد عمومی نے "جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض" کے موضوع پر حاضرین سے خطاب فرمایا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں یہ واضح فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے قیام کی کیا غرض و غایت ہے۔ اور کس مقصد کو لے کر آپ اٹھے تھے۔ نیز افراد جماعت پر ان مقاصد کی تکمیل کے لئے کیا کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ آپ کی تقریر کے بعد محترم چوہدری شبیر احمد صاحب قائد تحریک جدید نے جماعت احمدیہ کے عزائم کے موضوع پر خطاب فرمایا آپ نے تبلیغ اسلام کی مہمات کا ذکر فرمایا جو جماعت کے پیش نظر ہیں۔

بعدہ مجلس انصار اللہ لائل پور کی چھ ماہ (از جنوری تا جون ۱۹۶۹ء) کی مختصر رپورٹ خاکسار زعیم اعلیٰ نے پیش کی۔ جس میں مجلس کے گیارہ شعبہ جات میں جو کام عرصہ زیر رپورٹ میں ہوا مختصر صورت میں اسے پیش کیا۔ محترم صاحب صدر نے رپورٹ پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ تمام شعبہ جات میں خوشکن کام ہوا ہے۔ خاص طور پر شعبہ عمومی۔ تجنید، مال اور تعلیم پر نمایاں طور پر خوشی کا اظہار فرمایا۔ آپ نے وقف عارضی میں انصار اللہ کو زیادہ سے زیادہ شامل ہونے کی تحریک فرمائی

اس کے بعد حافظ قدرت اللہ صاحب نے مختصر تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے ایمان افروز واقعات سنائے۔ آخر میں صدر صاحب اجلاس مولانا ابوالعطاء صاحب نے خطاب فرمایا۔ جس میں تعلیم القرآن کی اہمیت کے بارے میں توجہ دلائی۔ اس کے بعد چوہدری شبیر احمد صاحب نے اپنی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں شہداء و دعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔ اجلاس سوا دو بجے بعد دوپہر سے پونے چھ بجے تک جاری رہا۔

خاکسار۔ قریشی افتخار علی زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ لائل پور

ہفتہ تحریک جدید (وصولی) مجلس خدام الاحمدیہ

از یکم تا ۸ ظہور (اگست)

شعبہ تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام تمام مجالس ہائے خدام الاحمدیہ یکم ظہور سے آٹھ ظہور (اگست) تک

ہفتہ تحریک جدید وصولی

منا رہی ہیں۔ تمام قائدین کرام اور دوسرے عہدہ داران سے استدعا ہے کہ اس عرصہ میں تحریک جدید کے وعدہ جات کی سو فیصدی وصولی کے لئے باقاعدہ ایک پروگرام کے تحت پوری سرگرمی سے حصہ لے کر اس ہفتہ کو کامیاب بنائیں۔ بڑی مجالس کے لئے مناسب ہوگا کہ مختلف حلقہ جات کی ترتیب سے وفود تشکیل دے کر وصولی کے لئے دورے کئے جائیں۔ تمام خدام سے بھی درخواست ہے کہ وہ اس ہفتہ کو کامیاب بنانے کی خاطر اپنی طرف سے دست تعاون بڑھاتے ہوئے خود عہدہ داران تک پہنچیں۔ اور اپنے تحریک جدید کے وعدہ جات کے مطابق ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

نیز اس ہفتہ کے دوران ایسے خدام اور دوسرے احباب سے بھی رابطہ قائم کیا جائے۔ جو ابھی تک اپنے وعدہ جات نہیں کر سکے تھے۔ ان سے وعدہ کے ساتھ ہی وصولی کی کوشش کی جائے۔ محترم قائدین کرام سے مزید یہ درخواست ہے۔ کہ ہفتہ تحریک جدید کے سلسلہ میں آپ اپنی جدوجہد کے نتائج ۱۵ ظہور (اگست) تک خاکسار (مہتمم تحریک جدید) کے علاوہ مکرم وکیل المال صاحب تحریک جدید ربوہ کو بھی آگاہ فرما کر مشکور فرمائیں۔ (مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دین کی خاطر زندگیاں وقف کرنے کی اہمیت

حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ کا ایک نہایت ضروری اور اہم ارشاد

سیدنا حضرت فضل عمر حضرت مصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"آج جو دین کی خاطر زندگی وقف کرے گا اور دنیا کی پرواہ نہیں کرے گا ایک وقت آئے گا کہ دنیا اس کی طرف دوڑتی ہوئی آئے گی۔ لیکن اس وقت تم دین کو سامنے رکھو ..... اور ہزار یا دس ہزار کے چکر میں نہ پڑو۔ صرف اس بات کو اپنے سامنے رکھو کہ چاہے فاقے آئیں۔ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کلمہ ساری دنیا کو پڑھا کر رہیں گے۔" (وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ)

حضرت حافظ عبد السمیع صاحب امروہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکرِ خیر

(مکرم مولوی بشارت احمد صاحب امروہی مبلغ ملائشیا)

مورخہ ۲ رماہ وفا ۱۳۴۸ ہش مطابق ۲ رجولائی ۱۹۶۹ء کو بذریعہ کیبل گرام مجھے اپنے اباجان حضرت حافظ عبد السمیع صاحب امروہی کی وفات کی اطلاع ملی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون ۵

میں ان تمام احباب کا ممنون ہوں جنہوں نے اس موقعہ پر اپنے پُرخلوص جذبات ہمدردی کا اظہار کیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ حضرت اباجان رضی اللہ عنہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہونے کا شرف حاصل تھا۔ حضرت دادا جان حافظ الٰہی بخش صاحب ۱۸۹۶ء میں حضرت مولوی محمد احسن صاحب امروہی سے حضرت مہدی علیہ السلام کے ظہور کی خبر پا کر قادیان دارالامان گئے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں بھی اس موقعہ پر ان کے ہمراہ تھا۔ عمر اگرچہ چھوٹی تھی۔ لیکن اس زمانہ میں جب حضرت دادا جان نے بیعت کی تو آپ نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کر لی۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ اس موقعہ پر جب ہم قادیان جانے کے لئے بٹالہ پہنچے تو مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ہمیں ملے تھے ہمارے متعلق یہ معلوم کر کے کہ ہم اتنی دور سے حضرت مرزا صاحب کو ملنے آئے ہیں۔ ہر طرح ورغلانے کی کوشش کی۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت والد صاحب نے مولوی صاحب موصوف کی ایک نہ سنی اور کہا کہ جب اتنی دور سے روپیہ خرچ کر کے آئے تو اب اتنی دور سے واپس ہو جانا کوئی معقولیت نہیں۔ ہم نے تو قادیان اب ضرور جانا ہے۔ چنانچہ ہم قادیان جا پہنچے۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہوا کہ والد صاحب کی خداداد فراست نے انہیں اس وقت اس ابتلاء سے کامیاب گزرنے میں مدد دی اور اللہ تعالیٰ سے توفیق حاصل ہوئی کہ آپ نے احمدیت قبول کر لی۔

بیعت کا شرف حاصل کرنے کے بعد آپ والد صاحب کے ہمراہ چند روز قادیان میں مقیم رہے۔ آپ اس ماحول سے اس درجہ متأثر ہوئے کہ بوقت روانگی باوجود صغر سنی کے اپنے والد صاحب کے ہمراہ واپسی پر رضامند نہ تھے لیکن احتراماً اصرار بھی نہ کر سکتے تھے بادل ناخواستہ آپ اس موقعہ پر واپس تو چلے گئے لیکن کچھ عرصہ بعد باوجود شادی ہو جانے کے حضرت دادا جان کی لاعلمی میں قادیان چلے آئے۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درس میں پہنچنے کی کوشش کیا کرتا تھا اور نمازوں کے اوقات میں حضرت اقدس علیہ السلام کی مجلس اور کلمات طیبات سننے کی کوشش کرتا۔ جب والد صاحب کی طرف سے واپسی کی ہدایت آ جاتی تو ناچار واپس جانا پڑتا لیکن پھر کوشش کر کے واپس قادیان آ جاتا تھا۔ اس آمد و رفت میں کوئی باقاعدہ تعلیم حاصل نہیں کر سکا۔ محض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس مجالس اور بزرگوں کی صحبتوں سے جو فائدہ اٹھا سکا وہی میری تعلیم ہے

جن دنوں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بعض مقدمات کے سلسلہ میں گورداسپور قیام فرما تھے۔ آپ بھی ان دنوں وہیں حضور اقدس کے حضور میں حاضر رہتے۔ اور جس خدمت کا موقع میسر آ جاتا۔ نعمت غیر مترقبہ سمجھ کر بجا لاتے۔

فرمایا کرتے تھے کہ ایک زمانہ میں مجھے مسجد مبارک قادیان کے ملحقہ کمرہ میں کچھ دن قیام کرنے کا موقعہ میسر آیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کوئی کتاب تصنیف فرما رہے تھے۔ رات کو ۱۱-۱۲ بجے بسا اوقات ایک۔ دو بجے ایک ہاتھ میں لیمپ لئے دوسرے ہاتھ میں پروف لئے تشریف لاتے اور اس کمرہ کے دروازہ پر دستک دے کر جس میں میں سویا ہوا ہوتا فرماتے میاں عبد السمیع یہ پروف صاحبزادہ صاحب حضرت صاحبزادہ سراج الحق صاحب نعمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس لے جاؤ۔ کہنا میں نے دیکھ لیا ہے دوسرا تیار ہو تو لیتے آنا۔ چنانچہ میں فوراً ارشاد کی تعمیل کرتا اور اپنی اس خدمت پر خدا کے حضور شکرانہ کے سجدات بجا لاتا۔

صغر سنی کا زمانہ تھا اسلئے آپ اندرون خانہ حضرت اماں جان ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھی چلے جایا کرتے تھے۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ کبھی کبھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کھیلنے کا بھی موقعہ مل جاتا تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کے دوران اس عاجز راقم نے بھی ان ایام کا تذکرہ حضور انور کی زبان مبارک سے سنا ہے۔

وطن میں قیام کے دوران آپ کا مشغلہ احمدیت کی تبلیغ ہوتا تھا اگرچہ خاندانی شغل کتب فروشی کے لئے اپنی ایک دکان کھول لی تھی۔ جلد سازی بھی کرتے تھے۔ لیکن شہر میں یا شہر کے باہر کسی حصہ میں بھی کوئی موقع پیدا ہوتا تو آپ احمدیت کی تبلیغ ضرور کرتے تھے۔

امروہہ علمی مدارس کا مرکز ہے علوم السنہ شرقیہ کے کئی ادارہ جات وہاں تھے۔ دور دور سے لوگ علم کی تکمیل کے لئے آیا کرتے ایسے طلباء اکثر آپ کی دکان پر آیا کرتے۔ جن سے رات دن بحث جاری رہتی تھی۔ بہت سی سعید روحوں کو آپ کے ذریعے احمدیت کے چشمہ سے سیراب ہونے کا موقعہ ملا۔ کئی جماعتیں قائم ہوئیں۔

مکرم عبد الرحیم صاحب خانی درویش قادیان ان کا خاندان۔ سردار نگر ضلع مراد آباد کی جماعت۔ اسرار خان صاحب شاہجہانپور میں ملازم تھے۔ اور اسی طرح کئی دوسرے افراد اور خاندان ان کی تبلیغ اور تربیت کا شیریں ثمر ہیں۔

مجھے بھی ان ہی کی تربیت کے نتیجہ خدمت احمدیت کی توفیق مل رہی ہے۔

آپ نے اپنے بعد خاصی تعداد پوتے پوتیاں۔ نواسے نواسیوں کی چھوڑی ہے آپ کی دو بیویاں تھیں۔ ہر دو سے اولاد ہے میری دوسری والدہ اور ان کی اولاد پوتے پوتیاں امروہہ ہی میں آباد ہیں۔

میری والدہ صاحبہ ۱۹۳۶ء میں میری تعلیم کے دوران قادیان میرے پاس آ گئی تھیں ہمشیرگان جو شادی شدہ تھیں وہ بھی قادیان آ گئیں والد صاحب بھی اس زمانہ سے قادیان آ گئے تھے اگرچہ امروہہ آتے جاتے رہتے تھے۔ اس طرح اس خاندان کا ایک حصہ قادیان اور بعدہٗ ربوہ آ گیا دوسرا امروہہ میں ہی رہا۔ خاندان کے دیگر اقارب بھی امروہہ میں ہیں جہاں خدا کے فضل و کرم سے باقاعدہ جماعت ہے

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے والد صاحب کے درجات بلند کرے اور انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ دے آمین۔

احمدی طلباء و والدین توجہ فرمائیں

محترم مرزا نثار احمد صاحب فاروقی پشاور سے تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"میرا چھوٹا بچہ مبشر احمد جس نے امسال پشاور سے آٹھویں جماعت کا وظیفہ کا امتحان دیا تھا۔ خدا کے فضل سے نمایاں طور پر کامیاب ہو گیا ہے۔ اور اپنے سکول میں اوّل ہے۔ الحمد للہ۔ ...... وہ یہ وعدہ کرتا ہے کہ جب اسے وظیفہ منظور ہو کر ملے گا تو پہلے ماہ کا وظیفہ جو بھی ہوگا۔ وہ اس مد (تعمیر مساجد ممالک بیرون) میں ان شاء اللہ ادا کرے گا"

قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز مبشر احمد کی اس کامیابی کو آئندہ کے لئے دین و دنیا کی بے شمار ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

دیگر طلباء و طالبات اور ان کے والدین کو سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منشاء مبارک کے مطابق تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے خیال رکھنا چاہیئے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا

میرا چھوٹا بھائی بیمار ہو گیا ہے۔ ۱۲ جون سے میو ہسپتال لاہور میں داخل ہے۔ احباب کی خدمت میں اس کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نور احمد ناصر سمن آباد لاہور)

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مفصل تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں۔ وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سکرٹری صاحبان مال۔ سیکرٹری صاحبان وصایا۔ اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۶۶۱

میں مرزا عبدالغفور ولد مولا بخش قوم مغل پیشہ تجارت عمر ۔م سال بیعت ۱۹۲۵ء ساکن احمد نگر ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۲/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۱۰۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد :۔ مرزا عبدالغفور ولد مولا بخش احمد نگر۔

گواہ شد :۔ چوہدری بشارت احمد خاں دارالصدر غربی ربوہ

گواہ شد :۔ محمد ظہور خاں صدر موصیان احمد نگر

مسل نمبر ۱۹۶۶۲

میں سعید احمد ملک ولد ملک عبدالحمید صاحب قوم راجپوت کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پشاور یونیورسٹی ضلع پشاور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۳۰۵ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے

العبد :۔ سعید احمد ملک معرفت انچارج ڈیری فارم پشاور یونیورسٹی پشاور

گواہ شد :۔ محمد صدیق مربی سلسلہ پشاور۔ گواہ شد: مبشر احمد ایم اے ایل ایل بی

مسل نمبر ۱۹۶۶۳

میں حافظ سلیم احمد اٹاوی ولد رحیم خان صاحب قوم پٹھان پیشہ بیکار عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۱۶ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۲/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

نقد ۔۔۔۔۔۔ ۲۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی مبلغ -/۳۰ روپے ماہوار بصورت وظیفہ ملتے ہیں۔ تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :۔ حافظ سلیم احمد اٹاوی

گواہ شد :۔ سید مبارک احمد سرور

گواہ شد :۔ مولوی نذیر احمد خان دارالصدر شرقی ربوہ

مسل نمبر ۱۹۶۶۴

میں ممتاز حسین امتیاز ولد چوہدری محمد حسین صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۶/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۶۵ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد ممتاز حسین امتیاز دارالصدر شرقی ربوہ

گواہ شد :۔ محمد شجاعت علی ریٹائرڈ انسپکٹر بیت المال۔

گواہ شد :۔ حنیف احمد خاں دارالصدر شرقی ربوہ

مسل نمبر ۱۹۶۶۵

میں امۃ الحمید بیگم بنت میجر راجہ عبدالحمید صاحب قوم راجپوت جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۶/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے -/۲۵ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ :۔ امۃ الحمید

گواہ شد :۔ عبدالحمید دارالصدر غربی ربوہ۔ والد موصیہ۔

گواہ شد :۔ عبدالسلام بھٹی صدر موصیان دارالصدر غربی (ب) ربوہ

مسل نمبر ۱۹۶۶۶

میں امۃ الرشید بیگم بنت میجر راجہ عبدالحمید صاحب قوم جنجوعہ پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۶/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے -/۲۵ روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ :۔ امۃ الرشید

گواہ شد :۔ میجر راجہ عبدالحمید دارالصدر غربی ربوہ

گواہ شد :۔ عبدالسلام بھٹی دارالصدر غربی (ب) ربوہ

مسل نمبر ۱۹۶۶۷

میں مرزا محمد افضل ولد مرزا محمد اسمٰعیل صاحب قوم مغل پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۲/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت مجھے -/۱۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد :۔ مرزا محمد افضل متعلم خود

گواہ شد :۔ ملک عبدالحفیظ متعلم جامعہ احمدیہ

گواہ شد :۔ مبارک احمد متعلم جامعہ احمدیہ

امداد برائے اعزہ و اقارب درویشان

ماہ احسان میں امداد برائے اعزہ و اقارب درویشان بھجوانے والے بھائیوں کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جا رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ چندہ دہندگان کو اپنے فضلوں سے نوازے۔ دینی و دنیاوی ترقیات عطا فرمائے اور ہر رنگ میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

(ناظر خدمت درویشان)

نمبر شمار	نام	پتہ	رقم
۱	مکرم چوہدری فضل احمد صاحب	ربوہ	۱-۰۰ روپے
۲	" فیض احمد ظفر دار الصدر شرقی	ربوہ	۱-۰۰ روپے
۳	" منشی محمد صادق صاحب	ربوہ	۴-۰۰ روپے
۴	" ملک عبد الرب صاحب	ربوہ	۱۲-۰۰ روپے
۵	" بھائی نواب دین صاحب دار الرحمت شرقی	ربوہ	۵-۰۰ روپے
۶	" محمد رحمت اللہ صاحب سیالکوٹ بذریعہ دفتر	پی۔او	۵-۰۰ روپے
۷	" منشی محمد صادق صاحب	ربوہ	۴-۰۰ روپے
۸	" ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب سول ہسپتال گوجرانوالہ		۵۰-۰۰ روپے
۹	" محمد یعقوب صاحب امین	سیالکوٹ	۱۰۰-۰۰ روپے
۱۰	" عبد المالک صاحب سیکرٹری مال حلقہ سول لائن لاہور		۵۵-۰۰ روپے
۱۱	" ضیاء الحسن صاحب دواخانہ دار الشفاء خانیوال		۲۵-۰۰ روپے
۱۲	مکرمہ بیگم صاحبہ چوہدری امین احمد صاحب کراچی ۸		۱۵-۰۰ روپے
۱۳	مکرم سید اقبال حسین شاہ صاحب دار العلوم غربی ربوہ		۲-۰۰ روپے
۱۴	" چوہدری فضل احمد صاحب	ربوہ	۲۵-۰۰ روپے
۱۵	" محمد زمان صاحب کارکن تجارت و صنعت ربوہ		۵-۰۰ روپے
۱۶	" شیخ محمد اقبال صاحب کوئٹہ		۱۳-۳۱ روپے
۱۷	" کرنل نصیر احمد شاہ صاحب	راولپنڈی	۵۰-۰۰ روپے
۱۸	" سیکرٹری مال صاحب	ساہیوال	۲۵-۰۰ روپے
۱۹	وکالت مال ثانی	ربوہ	۵۰-۰۰ روپے
۲۰	مکرم محمد عاشق صاحب امین	ساہیوال	۱۰-۰۰ روپے
۲۱	لجنہ اماء اللہ کراچی		۲۰-۰۰ روپے
۲۲	مکرم حکیم مرغوب اللہ صاحب	شیخوپورہ	۲۰-۰۰ روپے
۲۳	" ابراہیم ایم الیاس صاحب حبشہ بذریعہ دفتر پی۔او		۱۰۹-۲۲ روپے
۲۴	مکرمہ بشریٰ محمود نواز صاحبہ ڈرگ روڈ کراچی		۴۰-۰۰ روپے
۲۵	مکرم محمد یحییٰ صاحب نیلا گنبد لاہور		۳-۰۰ روپے
۲۶	" بشارت احمد صاحب سلطان پورہ لاہور		۵۰-۰۰ روپے
۲۷	" محمد احمد صاحب قمر ماڈل ٹاؤن	لاہور	۲-۵۰ روپے
۲۸	" عبد الرحمٰن صاحب محاسب راولپنڈی		۲-۰۰ روپے
۲۹	" محمد امین صاحب	اوکاڑہ	۱-۰۰ روپے
۳۰	" شریف احمد صاحب	کنڈیارو	۱-۰۰ روپے
۳۱	" چوہدری محمد علی صاحب راجہ جنگ لاہور		۱-۰۰ روپے
۳۲	" محمد عاشق صاحب امین جماعت احمدیہ ساہیوال		۵-۰۰ روپے
۳۳	" سیکرٹری صاحب مال حلقہ محمد نگر لاہور		۵-۰۰ روپے
۳۴	" مرزا عبد الرحمٰن صاحب کراچی		۱-۰۰ روپے
۳۵	دفتر لجنہ اماء اللہ		۲-۰۰ روپے
۳۶	مکرم ابو المبارک صاحب		۴-۰۰ روپے
۳۷	" محمد یحییٰ صاحب سیکرٹری مال نیلا گنبد لاہور		۳-۰۰ روپے
۳۸	" منور احمد صاحب سیکرٹری مال حلقہ دہلی گیٹ لاہور		۲-۰۰ روپے

تریاق سلیمانی
برسات کے موسم میں بدہضمی ہیضہ اسہال متلی اور قے کا فوری علاج
قیمت ا روپیہ دو روپیہ۔ چھ روپیہ
المنار دواخانہ ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینیجر
روزنامہ الفضل ربوہ
سے
خط و کتابت کیا کریں،

معاونین خاص مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ)

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن مخلصین کو مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کے لئے تین صد روپیہ یا اس سے زائد اپنی یا اپنے مرحومین کی طرف سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۴۱	مکرم ماسٹر غلام محمد صاحب ریٹائرڈ ٹیچر شاہدرہ ٹاؤن لاہور	۳۰۰-۰۰ روپے
۴۲	" شیخ شریف اللہ صاحب لائل پور شہر	۵۰۰-۰۰ روپے
۴۳	" جماعت احمدیہ مالو کے بھگت ضلع سیالکوٹ	۳۵۳-۰۰ روپے
۴۴	محترمہ بیگم چوہدری محمد افضل صاحب بیمہ مزنگ لاہور منجانب والد چوہدری غلام عباس صاحب مرحوم	۳۰۰-۰۰ روپے
۴۵	مکرم میاں محمد عبد اللہ صاحب صحابی جلد ساز دار الصدر جنوبی ربوہ منجانب مرحوم والدین و ہمشیرہ بیویاں	۳۰۵-۰۰ روپے

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

خدام بھائیوں سے ایک ضروری اپیل

جیسا کہ خدام بھائیوں کو معلوم ہے کہ ہمارا سالانہ اجتماع قریب آ رہا ہے اور اس کے ابتدائی انتظامات شروع ہو چکے ہیں۔ آپ سے درخواست ہے کہ قائدین مجالس سے تعاون کرتے ہوئے اپنا سالانہ اجتماع کا چندہ اجتماع سے قبل ہی ادا کر دیں تا کہ اجتماع کے انتظامات میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو۔

(مہتمم خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

امراء اضلاع سے ضروری گزارش

جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد بڑھانے کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ

"ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائے"

میٹرک کا امتحان ختم ہو چکا ہے۔ امراء صاحبان اضلاع کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے ضلع سے زیادہ سے زیادہ میٹرک پاس طلباء کو جامعہ احمدیہ میں بھجوائیں۔ اگر گریجویٹ طلباء زندگی وقف کریں تو سلسلہ کے لئے زیادہ مفید ہو سکتے ہیں۔

نیز کوشش کی جائے کہ ایسے خوشحال دوست بھی اپنے بچوں کو پیش کریں جو اپنے خرچ پر جامعہ احمدیہ میں تعلیم دلا سکیں۔

بچے ذہین محنتی اور دین کی خدمت کا شوق رکھنے والے ہوں تا کہ وہ خوب محنت کر کے اچھے مبلغ بن سکیں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو نجات دینے کیلئے کسی کفارہ کا محتاج نہیں

اس نے اپنے بندوں کو ہدایت کے لئے ہی بنایا ہے اور ان میں فطری طور پر نیکی کا مادہ رکھا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورہ مریم کے حروف مقطعات کٓھٰیٰعٓصٓ کی رُو سے عقیدۂ کفارہ کی تردید کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"عربی زبان میں صدق کے لفظ میں دوام کے معنے بھی پائے جاتے ہیں خالی سچائی کے معنے نہیں بلکہ وہ چیز جو قائم رہنے والی ہوتی ہے اس پر بھی صدق کا لفظ حاوی ہوتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے صادق ہونے کے یہ معنے بھی ہیں کہ اس کا وجود اور اس کی تعلیم ہمیشہ قائم رہنے والی ہے یا دوسرے لفظوں میں یوں کہہ لو کہ خدا تعالیٰ کا قول اور خدا تعالیٰ کا فعل ہمیشہ قائم رہنے والے ہیں اور خدا تعالیٰ کا قول اور اس کا فعل تبھی قائم رہنے والے ہو سکتے ہیں جب بنی نوع انسان بھی قائم رہنے والے ہوں۔ اگر مخلوق نے نجات نہیں پائی اور ہلاک ہو جاتا ہے تو ہمیں ماننا پڑے گا کہ خدا تعالیٰ کے قول نے بھی قائم نہیں رہنا اور اس کے فعل نے بھی قائم نہیں رہنا کیونکہ اس کا قول اور اس کا فعل مخلوق کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں لیکن اگر اس کا قول اور فعل ہمیشہ قائم رہنے والے ہیں تو معلوم ہوا کہ انسان قائم رہے گا اور وہ نجات پا سکتا ہے۔ اگر ممّن نے فنا ہو جانا تھا تو خدا تعالیٰ کا ہمیشہ قائم رہنے والا قول اور فعل باطل ہو جاتا ہے۔ غرض صادق کامل اپنے ظل کی صدق کا بھی مطالبہ کرتا ہے کیونکہ صدق دوام پر دلالت کرتا ہے۔ اور دوام صفات بغیر دائمی موہبتِ صفات کے نہیں ہو سکتا۔ خود بائیبل بھی ہماری اس بات کی تصدیق کرتی ہے۔ بائیبل میں آتا ہے خدا نے انسان کو اپنی شکل پر بنایا (پیدائش باب ۱ آیت ۲۶، ۲۷) اب خدا تعالیٰ کی شکل کے یہ معنے تو نہیں ہو سکتے کہ خدا تعالیٰ کے بھی نعوذ باللہ ہماری طرح ناک، کان، آنکھیں اور منہ ہے۔ اس کے یہی معنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اندر جو صفات پائی جاتی ہیں وہ انسان کے اندر پائی جاسکتی ہیں اور اگر یہ درست ہے کہ انسان کو خدا تعالیٰ کی شکل پر بنایا گیا اور خدا تعالیٰ صادق ہے تو اس کے معنے یہ ہیں کہ انسان اپنے اندر تقویٰ اور راست بازی اور طہارت بھی پیدا کر سکتا ہے۔ ورنہ یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ خدا تعالیٰ جو صادق ہے اس کا ارادہ اور فعل غلط نکلے اور انسان بوجہ گندی سرشت کے شیطان بن گیا۔ پس جو مذہب یہ کہتا ہے کہ انسان گندی سرشت کے ساتھ دنیا میں آیا۔ دوسرے لفظوں میں وہ یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ارادہ کیا مگر کوئی وجود بھی اپنی شکل پر پیدا نہ کر سکا اس نے آدم کو اپنی شکل پر پیدا کیا لیکن وہ گنہگار ہو گیا۔ یعنی یا تو خدا تعالیٰ کی شکل ناقص ہے یا وہ اپنے ارادہ میں ناکام رہا اور شیطان خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ پہلے پھل کو بھی لے گیا اور اس کے اگلے پھلوں کو بھی چرا کر لے گیا بلکہ اس کے آخری بیٹے مسیح کی آزمائش کے لئے بھی آگیا۔ کیا یہ خدا تعالیٰ کی ہتک نہیں اور کیا یہ عقیدہ خدا تعالیٰ کی صداقت پر حرف لانے والا نہیں؟ خدا تو یہ کہتا ہے کہ میں نے انسان کو اپنی شکل پر بنایا مگر ہوتا یہ ہے کہ پہلا انسان ہی شیطان کی شکل پر بن جاتا ہے یعنی اسکی بات ماننے لگ جاتا ہے اور اسکی آئندہ نسل بھی ورثہ کے گناہ میں ہمیشہ کے لئے مبتلا ہو جاتی ہے۔ اور شیطان کے نقش قدم پر چلنے لگ جاتی ہے حتیٰ کہ مسیح جو نجات دہندہ کے طور پر آیا تھا وہ بھی اتنا کمزور ثابت ہوتا ہے کہ شیطان اس کی آزمائش کے لئے آجاتا ہے۔ (متی باب ۴ آیت ۱ تا ۱۱) مگر اس کے مقابلہ میں قرآن کریم جو تعلیم دیتا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو نجات دینے کے لئے کسی کفارہ کا محتاج نہیں۔ اس نے اپنے بندوں کو ہدایت کے لئے ہی بنایا ہے اور ان کی پیدائش میں فطری طور پر اس نے نیکی کا مادہ رکھا ہے۔"

(تفسیر کبیر سورہ مریم ص ۲۵، ۲۶)

دریائے چناب میں خانکی اور مرالہ کے مقام پر سیلاب آگیا

جھنگ ۲۶ جولائی۔ مغربی پاکستان میں حالیہ بارشوں کی وجہ سے دریائے چناب میں خانکی اور مرالہ میں سیلاب آگیا ہے۔

دوسرا انسان بردار خلائی جہاز ۱۴ نومبر کو چاند کے سفر پر روانہ ہو جائیگا

اپالو ۱۲ کے تین خلا بازوں کو سفر کی تیاری کے احکامات جاری کر دیئے گئے

ہارنیٹ ۲۶ جولائی۔ امریکی طیارہ بردار جہاز ہارنیٹ پر خلا بازوں کے نگران ڈاکٹروں نے اعلان کیا ہے کہ چاند کے سفر سے واپس آنے والے تینوں خلا بازوں کا پہلا طبی معائنہ مکمل ہو گیا ہے اور ایسے کوئی آثار نہیں پائے گئے جن سے معلوم ہو سکے کہ چاند سے کچھ جراثیم یا تابکار ذرات ان کے جسم پر لگے ہوں۔ امریکی خلائی تحقیقات کے ادارے کے سربراہ ڈاکٹر تھامس پین نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ کا دوسرا انسان بردار خلائی جہاز ۱۴ نومبر کو چاند کی طرف روانہ ہوگا۔ اس جہاز کو بحر سکوت کی بجائے بحر تلاطم میں اتارا جائے گا۔ اس جہاز کے خلا بازوں کو چاند کی طرف روانگی کے لئے تیار رہنے کے احکامات جاری کر دیئے گئے ہیں اس خلائی جہاز میں جو خلا باز چاند پر جائیں گے ان کے نام یہ ہیں، چارلس کونارڈ۔ رچرڈ گورڈن، ایلن بین۔ اپالو ۱۲ کے خلا بازوں میں سے چارلس کونارڈ اور ایلن بین چاند کی سطح پر اتریں گے۔ ایلن بین پہلی بار خلائی سفر پر جا رہے ہیں ان کے دونوں ساتھی اس سے قبل بھی خلاء کا سفر کر چکے ہیں۔ ایلن بین اور چارلس کونارڈ۔ قمری گاڑی سے دو مرتبہ اتر کر چاند پر گھومیں گے۔ نیل آرمسٹرانگ اور ایلڈرن کی نسبت زیادہ دور تک چاند کی سطح پر گھومیں گے وہ چاند کے پہلے مسافروں کی حاصل کردہ معلومات کی روشنی میں مزید معلومات حاصل کریں گے۔ اور چاند کی سطح پر تحقیقاتی سٹیشن کے قیام کے امکانات کا تفصیل کے ساتھ جائزہ لیں گے۔

صدر پاکستان جنرل یحییٰ خان کو

جمہوریہ چین کے دورہ کی دعوت

اسلام آباد ۲۶ جولائی۔ جمہوریہ چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی نے صدر جنرل اے ایم یحییٰ خان کو چین کا دورہ کرنے کی دعوت دی ہے یہ دعوت اس خط میں دی گئی ہے جو صدر کی انتظامی کونسل کے ممبر ایئر مارشل نور خان پیکنگ سے لائے تھے یہ خط ۱۳ جولائی کو ڈھاکہ میں صدر پاکستان کو پیش کیا گیا تھا۔ وزیر اعظم مسٹر چو این لائی نے اپنے مراسلے میں یقین ظاہر کیا ہے کہ صدر یحییٰ خان کے دورہ چین سے دونوں ملکوں کے دوستانہ تعلقات مضبوط اور فروغ پذیر ہوں گے۔ جب ایئر مارشل نور خان چین کے دورہ پر گئے تھے صدر یحییٰ خان نے ان کے ہاتھ چینی وزیر اعظم کو ایک خط بھیجا تھا اس میں انہیں پاکستان کا دورہ کرنے کی دعوت دی گئی تھی۔

قائدین ہفتہ اشاعت کی رپورٹ جلد بھجوائیں۔

محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے مورخہ ۱۳ اردونا تا ۲۰ روفا ہفتہ اشاعت منانے کا اعلان ہوا تھا اور اس کی اطلاع قائدین کو بذریعہ سرکلر بھی بھجوائی گئی تھی۔ اس سلسلہ میں جن مجالس میں کوئی کام ہوا ہو وہ اس کی رپورٹ فوری طور پر صدر محترم کی خدمت میں بھجوادیں۔ تاکہ خالد کے آئندہ شمارہ میں اس کا ذکر آسکے نیز حاصل کئے ہوئے اشتہارات اور نئے خریداروں کے اسماء اور ان کا چندہ خریداری بھی ساتھ ہی بھجوادیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اخبار احمدیہ

(بقیہ صفحہ اول)

ترقی کا زندہ ثبوت دینے کے لئے ہی جماعت احمدیہ کو قائم کیا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کر کے اس کے مقربین میں داخل ہوکر جس کی اس نے اپنے فضل سے ہمیں وافر توفیق عطا فرمائی ہے اہم مادی ترقیوں اور کامیابیوں میں سرشار دنیا کو خدا کی طرف بلائیں اور انہیں روحانی ترقی کے راستہ پر ڈالیں تا وہ تباہی سے محفوظ ہو سکیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۷۵۲